خطبۂ جمعۃ المبارک

تحمل، برداشت اور ضبط نفس

زیر سرپرستی

جانشین حضور ضیاء الامت
پروردۂ آغوش ولایت
مجاہد تحریک ختم نبوت
حضرت پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب
دامت برکاتہم العالیہ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھیرہ شریف

تحقیق و تالیف

محترم جناب
حضرت علامہ مولانا حافظ ڈاکٹر محمد نعیم الدین الازہری صاحب
خطیب دربار عالیہ حضرت امیر السالکینؒ بھیرہ شریف
مدرس و ترجمان دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

الکرم انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ
دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

أعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

الحمدُ للّهِ ثم الحمدُ لله، الحمدُ لله حمداً يُوافِي نِعَمَه ويُكافئ مزيدَه، يا ربَّنا لك الحمدُ كما ينبَغِي لِجلالِ وجهِكَ ولِعظيمِ سُلطانِك. سبحانَك اللهمَّ لا أُحصِي ثناءً عليك أنتَ كما أثنيتَ على نفسِك. وأشهدُ أن لا إله إلا الله وحده لا شريكَ له، وأشهد أن محمداً عبدُه ورسولُه وصفِيُّه وخليلُه.

خيرُ نبيٍّ أرسله.

أرسله الله إلى العالم كلِّهِ بشيراً ونذيراً.

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد صلاةً وسلاماً دائمَينِ متلازمَينِ إلى يوم الدين.

وأوصيكم أيها المسلمون ونفسِي المذنبة بتقوى الله تعالى.

انسان کی فطرت کچھ اس طرح واقع ہوئی ہے کہ اس کی فطری صلاحیتوں اور قوتوں کے ابھرنے اور نشو ونما پانے کے لئے تعلیم و تربیت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ روزہ اللہ جلّ شانہ' نے ہم پر فرض کیا ہے یہ ایک مقدس ترین عبادت ہی نہیں بلکہ وہ ہماری تربیت کا ایک بہترین ذریعہ بھی ہے۔ روزے کا اصل مقصد طہارت، روح اور تقویٰ ہے (البقرہ)۔ پاکیزگی حاصل کرنے اور تقویٰ کے مقام مطلوب تک پہنچنے کے لئے روزہ ایک اہم ذریعہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کی روزہ پچھلی امتوں پر بھی فرض رہا ہے۔ ضبط نفس کے بغیر انسان کے اندر تقویٰ کی کیفیت پیدا نہیں ہو سکتی اور ضبط نفس کے لئے تربیتِ نفس کی ضرورت ہے۔ روزہ ضبط نفس کا ایک مؤثر اور فطری ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعہ انسان کو اپنی خواہشات پر قابو حاصل ہوتا ہے۔ جس سے وہ تقویٰ کے مقام تک پہنچتا ہے۔

خواہشات کا بندہ خدا کی عظمت سے بے خبر ہوتا ہے اس کی خواہشات اسے زندگی کی اعلیٰ حقیقتوں اور ضرورتوں کی طرف سے غافل بنا دیتی ہیں۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ اللہ کے نزدیک بھرے پڑے پیٹ سے زیادہ مبغوض شئے اور کوئی چیز نہیں ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ ایسا آدمی غفلت کا شکار ہوتا ہے۔ روزہ اس بات کا عملی مظاہرہ ہے کہ اکل و شرب اور جنسی خواہش کی تکمیل کے علاوہ بھی کوئی چیز ہے جو ہماری پوری توجہ کی طالب ہے۔

روزہ بظاہر اس کا نام ہے کہ آدمی سحر کے وقت سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جنسی خواہش پوری کرنے سے رکا رہے۔ لیکن اپنی روح کے اعتبار سے روزہ جس چیز کا نام ہے وہ یہ ہے کہ آدمی کو اپنی خواہشات پر قابو ہو اور اسے تقویٰ کی زندگی حاصل ہو۔

کتنے آدمی بظاہر روزے سے ہوتے ہیں لیکن حقیقت نگاہ سے دیکھا جائے تو اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ تقویٰ اور پاکیزگی کی زندگی انہیں حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے بر خلاف کتنے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو صائم نہ ہونے کی حالت میں بھی حقیقت کے اعتبار سے صائم ہوتے ہیں۔ ان کا کان غیبت سے ناآشنا، ان کی نگاہیں عفیفت اور پاکباز اور ان کی زندگی پاکیزگی اور خداترسی کی آئینہ دار ہوتی ہے۔

یہ بات ہم میں اگر پیدا نہ ہو سکی تو گویا ہم نے سرے سے روزہ نہیں رکھا۔ چنانچہ تاجدار کائنات محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جس کسی نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہیں چھوڑا تو خدا کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے"۔ روزہ مقدس ترین عبادت ہے اس کی حقیقت محض تربیتی کورس کی نہیں۔ لہذا آج کے اس درس پاک میں غصہ اور ضبط نفس کے حوالے سے چند گزارشات پیش کی جائیں گی۔

غصے کے نقصانات:

لکڑی کی بھی یہی حالت ہوتی ہے جو اس لکڑی کی ہے پھر اس کے نشان مٹائے نہیں جا سکتے پھر انسان بہت زیادہ اپنا اور دوسروں کا نقصان اٹھا بیٹھتا ہے تو اس مثال میں انسان کے لیے بہت بڑا سبق ہے اور یہ تو ایک انگریزی ادب کی مثال ہے۔

غصہ شیطان کی طرف سے انگارہ ہے:

لیکن الحمد للہ ہمارے پاک نبی کریم ﷺ نے پندرہ سو سال پہلے یہ سارے علوم اپنی امت کے لیے بیان فرما دیے تھے حضور نے ارشاد فرمایا۔

اَلْغضَبُ جَمْرَةٌ يُلْقِي اَلْشَّيْطَانُ فِي جَوْفِ ابْنِ آدَمَ

آپ نے فرمایا کہ غصہ ایک آگ کا انگارہ ہے جیسے آپ آگ جلاتے ہیں لکڑی کے انگارے بنتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا غصہ ایک آگ کا انگارہ ہے جو شیطان انسان کے منہ کے راستے اس کے پیٹ میں ڈال دیتا ہے حضور نے ارشاد فرمایا جب کوئی غصے میں آتا ہے۔

ألا تَرونَ إلى اِحمِرَارِ وَجْہِہٖ واِنتِفَاخِ أوداجِہٖ

کیا تم اس کے پھیلے ہوئے سرخ چہرے کو نہیں دیکھتے اس کی نصوں کو ابھرا ہوا نہیں دیکھتے اصل میں غصے کی حالت میں ایک آگ ہے جو اس کے پیٹ میں جل رہی ہوتی ہے اور آگ کا انگارہ شیطان انسان کے منہ میں ڈال دیتا ہے اور وہ ایک عجیب و غریب کیفیت میں چلا جاتا ہے اور اس بات کو قرآن نے ارشاد فرمایا۔

نَارُ اللهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾

جہنم میں بھی ایک ایسی آگ ہوگی جو جل رہی ہوگی انسان کے سینے میں پہنچ کر سینے کو جلائی گی اسی طرح غصے کی آگ انسان کے سینے کو جلا دیتی ہے

ایک اور حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

”اَلْغَضَبُ مِنَ الشَیطانِ وَالشَیطانُ مِنَ النَّارِوَلَا يُطْفِی النَّارَ الَّا المٰاءُ

فرمایا غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور وہ شیطان آگ سے بنا ہوا ہے اور آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے پانی کے بغیر آگ نہیں بجھتی اس لیے سرکار نے فرمایا میرا جو غلام غصے کی حالت میں تڑپ رہا ہوں میں محمد عربی اس کو وصیت کرتا ہوں کہ جب بھی غصے میں آئے تو وضو کرنے بیٹھ جائے اللہ کرے گا اس کا

غصہ دور ہو جائے گا سرکار نے فرمایا غصے میں آؤ پانی پیو یا اپنی جگہ کو تبدیل کرو یا وضو کرو کیونکہ آگ کو پانی ختم کر دیتا ہے اور یہ غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے بنا ہے لہذا پانی کے ذریعے اس اس غصے کو ختم کرو۔

غصے کا سبب تکبر:

کبھی کبھی غصے کا سبب انسان کا اپنا تکبر ہوتا ہے اور اس کا اپنا غرور ہوتا ہے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ.

فرمایا میرا امتی اور وہ غلام یا وہ مسلمان جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا وہ جہنم میں جائے گا جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا اس کا سبب اگر تکبر ہو تو اس سے بھی معافی مانگنی چاہیے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

غصے کے بجائے حلم:

اب ایک سوال ہے بعض لوگ کہتے ہیں بھائی میری طبیعت ہی ایسی ہے مجھے غصہ آ جاتا ہے تو اب میں اس سے کیسے چھٹکارا پا سکتا ہوں یہ میری فطرت بن چکا ہے علمائے کرام نے اس سوال کا جواب دیا اور فرمایا کہ یہ ایسا اخلاق نہیں ہے کہ جو بدل نہ سکے بلکہ اگر انسان کوشش کرے تو علمائے نفس جو نفسیات کے ماہرین ہیں وہ فرماتے ہیں بڑے سے بڑے غصے والا انسان 21 دن کی پریکٹس کے ساتھ حلیم و بربار بن سکتا ہے اور اس کی یہ ساری خصلت بدل جاتی ہے اور اس کو حلم اور رفق نصیب ہو جاتا ہے یہی دو چیزیں غصے کا علاج ہیں ایک کو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا `الحلم` بردباری اور برداشت کو حلم کہتے ہیں اور آپ نے دوسرا جو لفظ استعمال کیا ہے اسے الرفق کہتے ہیں اور رفق نرمی کو کہتے ہیں اور حضور اکرم ﷺ کی دو احادیث ہیں جو انہوں نے حلم اور رفق کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔

ایک بندہ حاضر ہوا حضور کریم ﷺ سے عرض کرنے لگا

أُوصِنِي يَارَسولَ الله

یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے وصیت فرمائی مجھے کوئی وصیت فرمائی تو حضور کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

لَا تَغْضَبْ

تو غصہ نہ کیا کر

وہ بندہ بار بار نبی کریم ﷺ سے سوال کرتا رہا اور آپ بار بار یہی جواب ارشاد فرماتے رہے کہ وہ غصے کو چھوڑ دے وہ سمجھتا تھا کہ وصیت مکمل نہیں ہوئی وہ بار بار سوال کرتا تھا حضور بار بار ارشاد فرماتے کہ تو غصہ چھوڑ دے اب اس سے یہ دلیل بھی مل جاتی ہے کہ اگر کوئی غصے والا آدمی ہو تو وہ غصے کو چھوڑ بھی سکتا ہے کیونکہ حضور نے فرمایا غصہ چھوڑ دے۔

اس طرح ایک اور حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّمَا الحِلْمُ بِالتَّحَلّمِ وَاِنَّمَا الْصَّبْرُ بِالْتَّصَبُّرِ وَاِنَّمَا الْعِلْمُ بِالْتَّعَلّمِ

سرکار نے فرمایا صبر پیدائش سے انسان کے اندر نہیں ہوتا بلکہ صبر صبر کرنے سے آتا ہے اور حلم اس کا مظاہرہ کرنے سے آتا ہے جیسے علم علم حاصل کرنے سے آتا ہے تو اس حدیث پاک میں تربیت فرمائی۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ کا ارشاد گرامی:

حضرت امام مالک بہت بڑے امام تھے اور مدینہ پاک میں ساری زندگی بسر فرمائیں اور یہ وہ عظیم امام ہیں کہ آج ہمیں ریاض الجنۃ میں دو نفل پڑھنے بڑی مشکل سے نصیب ہوتے ہیں حضرت امام مالک نے ستر سال ریاض الجنۃ کے اندر بیٹھ کے حضور کی حدیث کا درس دیا ہے آپ کی چورانوے سال عمر تھی اور آپ بالکل آغاز میں یعنی سترہ سال کی عمر میں درس حدیث دینا شروع ہو گئے تھے اور اللہ رب العزت نے آپ کو بڑا علم عطا فرمایا جب آپ ریاض الجنۃ کے اندر بیٹھ کر حدیث کا درس دیتے ان کی سیرت میں لکھا ہوا ہے کہ آپ رونا شروع کر دیتے اور ان کی ہچکی بندھ جاتی اور لوگ آپ سے سوال کیا کرتے تھے کہ آپ اتنا کیوں روتے ہیں تو آپ جواب میں کہتے۔

لَعَلَّ اَجْلِسُ مَوْضِعَ قَدَمِ رَسولِ اللہ

مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں میں اس جگہ نہ بیٹھ گیا ہوں جہاں سرکار بیٹھے ہو حضور نبی کریم ﷺ کے ادب میں ساری زندگی گزاری اور نرمی سے لوگوں کو دین کی دعوت دیتے رہے آپ کا ایک بہت مشہور جملہ ہے جو آپ نے فرمایا۔

اِذَارَاَیْتَ رَجُلًا یَقُوْلُ اَنَادَافِعٌ عَنِ الْحَقِّ

جب تم کسی ایسے بندے کو دیکھو جو کہتا ہے کہ میں تو حق کا دفاع کرتا ہوں میں حق کا محافظ ہوں میں حق کی جنگ لڑ رہا ہوں۔

وَهُوَ يَشْتِمُ وَيَسُبُّ وَيَغْضِبُ

حالانکہ اس کی حالت یہ ہے کہ گالی دیتا ہے طعن و تشنیع کرتا ہے تو حضرت امام مالک فرماتے ہیں

فَاعْلَم اَنَّهُ مَعْلُوْلِي

کہ جان لو وہ اپنے دعوے میں سچا نہیں بلکہ اس کی نیت میں خرابی ہے کیونکہ اگر اس کی نیت ٹھیک ہوتی تو حق کو اپنے دفاع کے لئے گالی گلوچ کی ضرورت نہیں ہے حق بات کو اپنے دفاع کیلئے کسی سخت لہجے کی ضرورت نہیں ہے۔

تبلیغ کا انداز:

اللہ رب العزت نے فرمایا۔

وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُؕ-

جب کسی سے مباحثہ بھی کروں تو اس میں بھی تمہارا اخلاق اچھا ہونا چاہیے تمہاری طرف سے کسی کو غلط بات نہیں جانی چاہیے۔

آخر میں ایک واقعہ حضور کریم ﷺ کی سیرت سے عرض کرونگا کہ آپ کس طرح نرمی سے صحابہ کرام کو دین کی تبلیغ کیا کرتے تھے اگر کسی پے جلال کا اظہار فرمانا بھی ہوتا تو اس میں بھی نرمی کا پہلو موجود ہوتا آپ ہمیشہ صحابہ کرام کو یہ فرمایا کرتے تھے۔

ما كان الرِّفْقُ في شيءٍ إلَّا زانَه

اے میرے صحابہ جس چیز میں بھی نرمی آجائے اس میں حسن پیدا ہو جاتا ہے جمال پیدا ہو جاتا ہے۔

ولا نُزِعَ من شيءٍ إلَّا شانَه

اور جس چیز سے نرمی نکال دی جائے وہ چیز بدصورت ہو جاتی اور اس میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کا انداز تبلیغ:

ایک صحابی وہ خود نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں ان کا نام ہے حضرت خوات ابن جبیر ان کا یہ واقعہ مسند امام احمد بن حنبل میں موجود ہے اور فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر مین نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا بہت سارے صحابہ بھی ساتھ تھے اور خواتین بھی بہت ساری ساتھ تھی ایک جگہ پر خیمے لگے اور حضور کریم ﷺ آرام کے لئے تشریف لے کر گئے میں باہر نکلا تو میں نے دیکھا کہ خواتین اپنے خیمے سے نکل کر باہر باتوں میں

مصروف ہیں تو وہ صحابی نوجوان تھے انہیں وہ منظر پسند آیا اور انہوں نے کہا کہ میرا دل کیا کہ میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرو حالانکہ انہیں اس بات کا علم تھا کہ اسلام کے اندر اس کی ممانعت ہے لیکن وہ اندر گئے اور اپنا جبہ پہن کر سج اور سنور کر ان کے درمیان آ کر بیٹھ گئے ان سے باتیں کرنے لگے اور ان کی باتیں سننے لگے اتنے میں نبی کریم ﷺ کے تشریف لے آتے ہیں اور وہ ایسا موقع تھا کہ میں خواتین کی محفل میں بیٹھ کر ان سے باتیں کرتے ہوئے پکڑا گیا۔

أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا يُجْلِسُكَ مَعَهُنَّ ؟ ، فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِبْتُهُ واخْتَلَطْتُ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ جَمَلٌ لِي شَرَدَ

اے میرے صحابی تجھے یہاں کس چیز نے بٹھایا ہوا ہے کہتے مجھے حیا نے گھیر لیا اور مجھ پر نبی کریم ﷺ کا رعب طاری ہو گیا اور میرے منہ سے یہ جھوٹ نکل گیا کہ

جَمَلٌ لِي شَرَدَ

میرا ایک اونٹ ہے جو بار بار بھاگ جاتا ہے تو اس کے لیے رسی لینے کے لیے میں ان کے پاس آیا ہوں میں تو رسی خریدنے کے لئے آیا ہوں میرا کوئی اور مقصد نہیں تھا خلاف واقعہ بات کر دی اب دیکھیں اگر ہم ہوتے تو ہم فوری طور پر اسے ٹوک دیتے اور خواتین سے پوچھنے لگتے کیا واقع ہیں اس بات کے لئے آیا تھا اور اسے وہیں پر جھوٹا ثابت کر دیتے ہیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لہجے میں جو نرمی ہے انداز تربیت کا جو خاصہ ہے اسے بیان کرتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ نے مجھے خاص نظروں سے دیکھا مسکرائے اور خیمے میں چلے گئے اس وقت حضور نے کچھ نہ کہا لیکن پھر جب ہمارا قافلہ چلا اور اور میں ان کے قریب ہوا تو حضور نے مجھ سے کہا۔

فَقَالَ : أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا فَعَلَ شِرَادُ جَمَلِكَ ؟

اے عبداللہ تیرے اس اونٹ کا کیا بنا جو بھاگ گیا تھا میں سمجھ گیا کہ میری تربیت کی جارہی ہے اور میری غلطی پر نرمی سے مجھے سمجھایا جارہا ہے میں نے حضور کی طرف شرماتی ہوئی نظروں سے دیکھا حضور نے پھر مجھے چھوڑا اور آگے تشریف لے گئے۔ اور پھر اس سفر کے دوران جب بھی حضور کی میرے پر نظر پڑتی تو مجھ سے پوچھتے تیرے اس اونٹ کا کیا بنا کیا وہ اونٹ تیرے قابو میں آیا یا نہیں میں شرم سے پانی پانی ہو جاتا لیکن اندر ہی اندر میں نے اپنی اصلاح کرنا شروع کر دی پھر جب مدینہ پہنچے تو میں مسجد نبوی میں نبی کریم ﷺ کی نگاہوں سے چھپا رہتا

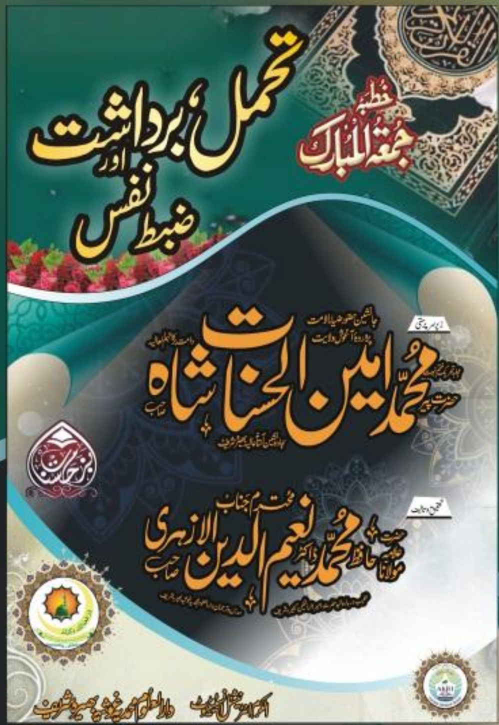
کہ آپ پھر پوچھیں گے پھر مجھے اس صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا پھر میں نے ایک دن سوچا کہ میں صحیح صحیح بات حضور کو بتادوں گا میں نے دیکھا کہ حضور مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہے ہیں میں نے بھی پچھلی صفوں میں نیت کرلی پھر میرے نفس نے کہا کہ یہ بات حضور کو نہ بتاؤ تیری بڑی سبکی ہو گی میں نے پھر نماز کو لمبا کر لیا لیکن وہ تو دلوں کے حال جانتے تھے کیونکہ اللہ نے انہیں نگاہ نبوت عطا کی تھی وہ دلوں کے اندر سے بھی خشوع و خضوع کو دیکھ لیتے سرکار نے دیکھ لیا کہ آج یہ توبہ کرنا چاہتا ہے تو حضور دو رکعت نماز پڑھ کے بیٹھ گئے میں نے نماز کو طول دینا شروع کر دیا تو سرکار نے فرمایا کہ آج میں بیٹھا ہوا ہوں جب تو نماز سے فارغ ہو گا تجھ سے مل کر جاؤں گا جب میں نے سلام پھیرا تو میں حضور کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے میرا کوئی اونٹ نہیں بھاگا اس دن مجھ سے یہ بہانہ ہو گیا مجھ سے غلطی ہو گئی سرکار مسکرائے اور آپ نے فرمایا یا اللہ میرے اس غلام کو معاف فرمادے اور اس سے راضی ہو جا کہ اس نے سچی توبہ کر لی۔

اس طریقے سے حضور ﷺ نے سے تربیت فرماتے نہ کبھی خود ہی غصے میں آتے اور نہ ہی کبھی کسی کو غصے میں آنے کی اجازت دیتے ہیں۔

آج ہمارا معاشرہ جس عدم برداشت کا شکار ہے جو کھینچاتانی کی فضا بنی ہوئی ہے ہم یہی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی تحمل و برداشت عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین





For joining us

Dr Muhammad Naeem uddin alazhari

0332-5021732

